

رشوت دینے والی کمپنی میں ملازمت کرنے کا حکم

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: Nor-13262

تاریخ اجراء: 20 رجب المرجب 1445ھ / 01 فروری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید ایک ایسی کمپنی میں ملازمت کرتا ہے جس کے مالکان رشوت دے کر سرکاری ہسپتال کے لیے مختلف آئٹمز (مثلاً بیڈ شیٹ، جنرل یا سرجیکل پروڈکٹس وغیرہ) کا آرڈر وصول کرتے ہیں۔ کمپنی جب ہسپتال سے آرڈر وصول کر لیتی ہے تو زید مارکیٹ میں جا کر کم سے کم ریٹ میں وہ مطلوبہ سامان خرید کر ہسپتال پہنچا دیتا ہے اور کمپنی سے اپنی طے شدہ اجرت وصول کرتا ہے۔ باقی کمپنی کے رشوت کے معاملات میں زید کا کسی قسم کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔

آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ اس ساری صورتحال میں زید کا اس کمپنی میں ملازمت کرنا کیسا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں شرعی دائرہ کار میں رہتے ہوئے کمپنی کے جائز امور پر زید کا ملازمت اختیار کرنا شرعاً جائز ہے۔ کمپنی کے مالکان کا صورتِ مسئلہ میں رشوت دے کر آرڈر وصول کرنا بلاشبہ ناجائز و حرام کام ہے، لیکن اس کا وبال انہی مالکان پر ہوگا۔ کمپنی کے وہ ملازمین جو اس جرم میں براہِ راست شریک نہیں ان پر یہ وبال نہیں آئے گا، کیونکہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”وَلَا تَتْرُكُوْا اِزْرَکُمْ وَاِزْرَکُمْ اُخْرٰی“ ترجمہ کنز الایمان: ”اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان

دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔“ (القرآن الکریم: پارہ 15، سورۃ بنی اسرائیل، آیت 15)

البتہ اگر کمپنی کے کسی بھی ناجائز کام میں زید کی براہِ راست کوئی معاونت پائی جائے، تو پھر یہ ملازمت اختیار کرنا زید کے لیے جائز نہیں ہوگا، کیونکہ گناہوں کے کاموں پر معاون و مددگار بننا اور ان کاموں پر ملازمت اختیار کرنا شرعاً ناجائز و گناہ ہے۔

رشوت کی مذمت پر خطیب تبریزی علیہ الرحمہ "مشکوٰۃ المصابیح" میں حدیث بیان فرماتے ہیں: "وعن عبد الله بن

عمر و قال: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشي والمرتشى رواه أبو داود وابن ماجه - "یعنی حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشوت لینے اور دینے والوں پر لعنت فرمائی، اس حدیث کو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الامارۃ والقضاء، ج 02، ص 1108، المکتب الإسلامی، بیروت)

کسی گناہ کے کام پر معاونت نہ پائی جائے، تو ملازمت کرنا، جائز ہے۔ جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ "چند مسلمان اشخاص کی دکان شرکت میں کلکتہ، بمبئی یا کسی اور مقام پر ہے، دکان کی کل رقم میں تقریباً چہارم سود کاروپہ لگا ہوا ہے، ایسی دکان میں کسی مسلمان کو ملازمت کرنا، جائز ہے یا نہیں؟" آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: "اس دکان کی ملازمت اگر سود کی تحصیل وصول یا اس کا تقاضا کرنا یا اس کا حساب لکھنا، یا کسی اور فعل ناجائز کی ہے تو ناجائز ہے۔۔۔۔ اور اگر کسی امر جائز کی نوکری ہے تو جائز ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، ج 19، ص 521-522، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ملقطاً)

وقار الفتاویٰ میں ہے: "اگر ملازم کو سود لکھنا پڑتا ہے تو اسکی ملازمت بھی ناجائز اور تنخواہ لینا بھی ناجائز۔ احادیث میں سود کا کاغذ لکھنے والے کے بارے میں سخت وعید آئی ہے اور جن ملازمین کو سود لکھنا نہیں پڑتا مثلاً دربان اور ڈرائیور وغیرہ تو ان کی ملازمت بھی جائز ہے اور تنخواہ بھی۔" (وقار الفتاویٰ، ج 03، ص 325، بزم وقار الدین، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.daruliftaahlesunnat.net



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net